فارسی زبان میں

چیستانیں اور معمے

جن کو

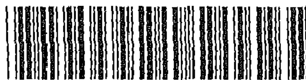
کارپردازان کارخانہ پیسہ اخبار لاہور نے

بامداد جناب سید امجد علی اشہری صاحب

پرانی بیاضوں اور کئی قدیم و جدید کتابوں سے مرتب کیا ہے

بار دوم سنہ ۱۹۲۳ء میں

کارخانہ پیسہ اخبار لاہور کے خادم التعلیم سٹیم پریس میں باہتمام
میاں عبدالمجید پرنٹر طبع ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہل (جس کے معنی نادانی اور بےعلمی کے ہیں) ایک اخلاقی مرض ہے
اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ جہل بسیط۔ اور جہل مرکب۔ جہل بسیط یہ ہے کسی شخص
کو ایک بات کا علم نہ ہو۔ مگر ساتھ ہی اسکو اپنی بےعلمی کا احساس بھی ہو۔ جہل مرکب
یا جہل در جہل یہ ہے۔ کہ اسکو نہ اس بات کا علم ہو۔ اور نہ اپنی بےعلمی کا احساس
ہو۔ بلکہ اس کو اپنے علم و تعقل کا ایسا یقین ہو۔ جیسے دوپہر کے وقت سورج
کے طلوع کا۔ ماہران علم اخلاق تمام اخلاقی امراض کا علاج لکھتے ہیں۔ مگر جہل
مرکب کے علاج میں وہ اسی طرح اپنی بےبسی ظاہر کرتے ہیں۔ جسطرح امراض
جسمانیہ کے معالج مرض جذام کی آخری حالت کو لاعلاج بتلاتے ہیں۔ ایسے شخص
کو سمجھانا قائل کرنا اور سیدھی راہ پر ڈالنا بھی مشکل ہے۔ اور اس کا خود بخود راہ پر آنا
اور علم و عقل کی روشنی سے بہرہ ور ہونا بھی قریباً محال ہے ؎

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ۔ در جہل مرکب ابد الدہر بماند

تاہم بمصداق لکل داءٍ دواءٌ جسطرح حکمائے اجسام کسی جسمانی مرض کے دور
ہونے سے مطلقاً مایوس ہو جانیکی اجازت نہیں دیتے۔ اور دوا دارو جاری رکھنے کا
حکم دیتے ہیں۔ اسی طرح حکمائے روح بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جہل مرکب کا
علاج ہونا چاہیئے۔ جس کا طریق یہ ہے۔ کہ مریض جہل کو ریاضیات کی طرف
مائل کیا جائے۔ جنمیں معلومات حاصلہ کو پیش نظر رکھکر فکر و قیاس کے ذریعہ سے
غیر معلوم باتیں حاصل کرنیکے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے اور اس سے مریض جہل
کو مقدمات معلومہ میں غور و فکر کرکے صحیح نتائج نکالنے کی مہارت ہو جاتی ہے اور
اسکو موقع مل جاتا ہے۔ کہ اپنے خیالات کو عقل کی کسوٹی پر کسے۔ اور ان باتوں
کو جنکو اتفاقاً وہ جہل سے صحیح علم سمجھے ہوئے تھا۔ انکو غلط اور نادرست پا کر صحیح
معلومات حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ غرضیکہ جہل مرکب کا اصولی

علاج یہ ہے۔ کہ مریض میں غور و فکر کا مادہ پیدا کرنیکی کوشش کیجائے۔ اور اس غرض کیلئے داناؤں نے ریاضیات کے سوا چند اور فن بھی ایجاد کئے ہیں جنمیں سے فن لغز (چیستان) اور فن معمے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فن لغز میں ایک چیز کے اوصاف بیان کر کے موصوف کی نسبت سوال کیا جاتا ہے اور کبھی ان اوصاف کے بیان کرنے میں ایسا پیرایہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ سامع کو اصل موصوف تک پہنچنے سے پیشتر دیگر موصوفات کا شبہ پڑتا ہے۔ اور اسطرح اسکو یہ شاہراہ فکر کے دشوار گزار ہو جانیکے باعث دماغی طاقتوں پر کسی قدر زیادہ زور دینا پڑتا ہے۔ فن معمے میں کسی چیز کا نام حروف اور اعداد وغیرہ کے ایسے پیرایہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ کافی غور و تامل کے بغیر اس کا سمجھ میں آنا مشکل ہوتا ہے۔

فن لغز اور معمے جس طرح مریض جہل مرکب کیلئے دوا کا کام دیتے ہیں۔ اسیطرح ان نو عمر اور کمسن بچوں کی دماغی طاقتوں کے نشوونما کیلئے غذا کا حکم رکھتے ہیں۔ جو ابھی رشد و تمیز کی ابتدائی حدود پر پہنچے ہیں۔ اور آئندہ پختہ مغزی کے سبب ان میں اپنی دماغی خوبیاں دکھانیکو تیار ہو رہے ہیں۔ جب بچے کسی غیر معلوم چیز کے چند اوصاف کو پیش نظر رکھکر اپنے عالم خیال میں موصوف کا کھوج لگانے اور جیکے بیسیوں بلکہ سینکڑوں اشیا کی ذہنی صورتوں پر گہری نظر ڈالنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ یا کسی مصرع یا شعر سے کسی معقول وجہہ یا پیرایہ کیساتھ کوئی خاص نام پیدا کرنیکے لئے اسکی لفظی و معنوی پرتوں میں نہایت باریک بینی کیساتھ اور طرح طرح کے جوڑ توڑ کرکے دیکھتے ہیں۔ تو اس مشق و مزاولت سے انکی قوت فکری کے سیاب خیز ہونے اور انکے ذہن کے روشن اور رسا ہو جانیکی قوی امید ہو سکتی ہے۔ انہیں امور کو ملحوظ رکھکر افادۂ عام کی غرض سے کارخانہ پیسہ اخبار لاہور نے کئی پرانی بیاضوں اور مطبوعہ کتابوں کی مدد سے فارسی زبان میں چیستانوں اور معموں کا ایک مجموعہ مرتب کرایا ہے جسمیں ان دونوں فنوں کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ نہ صرف عام شائقین کی خوشنودی کا موجب ہوگا۔ بلکہ فارسی مدارس کی وسطی جماعتوں کے طلبہ کیلئے ذہنی مشق اور دماغی ریاضت کا ایک مفید ذریعہ ثابت ہوگا۔ از مرزا محمد نذیر عرشی مؤلف

الف

(۱)

آن چیست کز او حسن بتان نغز نگردد
اندر کف مہوشان موزون گردد
سبز است تنش گر نرسد آب بدو
چون آب باو رسد ہمہ خون گردد

(۲)

آن چیست دہن ہزار دارد
در ہر دہنے دو مار دارد
شخصے کہ نشست بر سر تخت
این ہا ہمہ در کنار دارد

(۳)

آن چیست کہ بے پا شب و روز روان است
آن چیست سر تا بقدم جملہ زبان است
آن چیست کہ ہر روز بگردد بجہان
آن چیست کہ اندر شکمش خلق نہان است

جواب

آب است کہ بے پا شب و روز روان است
آتش ز سرش تا بقدم جملہ زبان است
باد است کہ ہر روز بگردد بہ جہان
خاک است کہ اندر شکمش خلق نہان است

(۴)

آن چیست کہ غیر سر ندارد
رہ می سپرد و خبر ندارد
وقتے کہ زنند بر سرش چوب
پرد بہ ہوا و پر ندارد

(۵)

آن چیست کہ او را ہمہ جا جا باشد
با سہ سر و یک چشم و چہل پا باشد
گہ بر سر دست شاہ باشد گاہے
لب بر لب شاہدان رعنا باشد

(۶)

آن چیست کہ ریشہ دارد و با ہمہ پوالا نغز شدست
سرخ دارد ہفت با استخوان دار گوشت ندارد نغز
دو پیش و دو پس یکے بالا و دو زیر تفصیل ببین است
در نظم جواب اوست ملفوظ دو دست بہ آنچہ مغز

(۷)

۱۔ حنا ۲۔ رانچہ چولاناں ۔ (۳) اربعہ عناصر (۴) گوئے یعنی گیند ۵۔ جام ۔ (۶) آذار

آن نیر صفت گشته عیان آلجش — وز طور کلیم راز گو معجش
هرچند بعجز وی وضعیفی مثل است — حکام و شهنه از بن دندان باجش

(۸)

آن چیست بگو که نافه بر سر دارد — مانند صدف هزار گوهر دارد
آن طرفه که هر گاه ببرند سرش — او خنده خوش بسان شکر دارد

(۹)

آن چیست گلی که بشگفد وقت سحر — با تیغ کرشمه از رخ همچو سپر
هر صبح کند نثار زر پیچو کیسه سیم — هر شام خورد چو عاشقان خون جگر

(۱۰)

آن چیست کسیران جهان اسیر آمده — آن را که بسر آمده از مادر آمده
ها روت وار رفته گهی سرنگون به چاه — زان چه چنان یوسف مصری آمده

(۱۱)

آن چیست کسی چهره بیچی خندان — وان چیست که بی چشم همی گریان

(۱۲)

آن خفته بگهواره کدام است بگو — اقلیم زر و سیم همه تابع او

(۱۳)

آن پیر کدام است که چون تو بنوازیش — چون کودک خورد بگرید با خویش

(۱۴)

آن چیست که او راه رود تیز شب و روز — چو دیگری مانده بیک جا حیران

(۱۵)

آن چیست که تو در قفس و باقی جا — خود جامه همی فند و باشد عریان

(۱۶)

آن چیست که نیم چو سپید است تمام — لیکن همه ایش بود در شهر فغان

(۷) هلال دندان (۸) انار ۹ ... آفتاب ۱۰ آفتوار ۱۱ ... ۱۲ ... نقش ۱۳ چلیم ۱۴ ... ۱۵ عنکبوت ۱۶ بدر

کلیم راز گو سے مراد زبان ہے اور طور سے مراد ... دندان ... حکام کی خواہش تو مطلب ہے کہ حکام بھی ... چراغ ... اور ... مراد نیام

(۱۷)

آن چیست که در برگ بنا دارد — چادر سیه و سبز کلاهے دارد
سر را بتراشند و جگر چاک کنند — من در عجبم او چه گناهے دارد

(۱۸)

آن چیست که او را نبود هیچ قصور — پیوسته ازو دست ملک خالی معمور
ماه است که در غره خسوفش پیداست — جفت است و بطاق باشد مشهور

(۱۹)

آن چیست که مانند پری ناز کند — بے پر بپرد بے دهن آواز کند

(۲۰)

آن چه چیز است هفت خم دارد — سه کلان و چهار کم دارد

(۲۱)

آن چیست که هر دو نام دارد — هم خواجه و هم غلام دارد
ترکی بچگان ریزه ریزه — اندر شکمش مقام دارد

(۲۲)

آمدم در شهر دیدم یک عجائب جانور — نوک آهن گوشت چوبین پنجه پا و پشت سر

(۲۳)

آن چیست که منظور بصفا نظر آید — در عین صفا گشت بهم عکس و همدم

(۲۴)

آن چیست که بر کوه و صحرا دارد — نے در صفت مردان جهان پا دارد
از هیبت او جمله جهان می لرزد — یکصد سر و دو شکم دو صد پا دارد

(۲۵)

آن چیست که روز مینماید شگون — صد پاره تنش و لیک یکپا نگون
گر دست کسی بر وزد انداز برون — همچون دل عاشقان فرو ریزد خون

۱۷-پیاز ۱۸-بچان لیلی بیگن ۱۹-ابره ۲۰-پتنگ ۲۱-پاجامه ۲۲-ترازو ۲۳-چرخه ۲۴-عینک ۲۵-انار

(۳۶)

اژدها را دیدم اندر تنگ غار ‏ چار صد سر، ده کمر، پایش هزار

ب

(۱)

بے سر کلنگے دیدم نے جو خورد نہ گندم ‏ آبے خورد ز دریا فیضش رسد بهر دم

(۲)

بوالعجب دیده‌ام عجائب تر ‏ آب در زیر آتشش بر سر

(۳)

بالائے نُہ سپهر عجائب دو گوهر اند ‏ کز نور شان دو عالم و آدم منور اند
هستند و نیستند نهانند و آشکار ‏ چون ذات ذوالجلال نه جسم و نه جواهر اند
تحقیق شد که ناصر خسرو غلام اوست ‏ هر کس که گوید این دو گوهر ز چه عنصر اند

(۴)

بالائے هفت طاق مقرنس دو گوهر اند ‏ کز کائنات هرچه ورود هست برتر اند
پروردگان سایه قدس اند در ازل ‏ گوهر نیند گرچه باوصاف گوهر اند
بے بال و پر بجانب هستی گشاده بال ‏ بے پر به آشیانه علوی همی پرند
از نور تا بظلمت و از اوج تا حضیض ‏ از باختر بخاور و از بحر تا برند

(۵)

بسے عجائب نشسته دیدم بنام سوار یکسر ‏ نه جسم و جان نه گوش و بینی نه چشم و ابرو نه لب نه دندان

(۶)

بر مردان ضمیر هویدا است چیست آن ‏ با طفل طفل باشد و با نوجوان جوان
با مرد مرد باشد و با زن زنے بود ‏ با پیر پیر باشد و نامش بود عیان

(۷)

بگو در جهان جانور چیست آن ‏ ز صحرا و با آب است نامش عیان

۳۶ تیغ - ۱ قلم - ۲ حقه - ۳ روح و عقل ۴ - روح و عقل ۵ - میر فرش ۶ - آئینه ۷ - پیسد

دو حرف اند منقوط دو مهمله   چهار ذات را منش یزدان

(۸)

بے سر تو دانی بحر را بید لی خوانی شهر را   بے پائے بستہ دہ بود خود زیب زینت شهر را

(۹)

بر پسر مرکب شنید خود پیاده میرود   در جہان ہرگز ندیدم اینچنین چابک سوار

پ

(۱)

پیر مردے لطیف ریش سفید   کردہ دندان سرخ چون گلنار
ہفت کرتہ بدارد او بر تن   با یکے کرتہ میرود در نار

(۲)

پر ندارد پرندہ اش خوانند   سرخ رنگ و سیاہ میدانند
آشیانش بجسم انسانی   فکر کن فکر از چہ حیرانی

(۳)

بدرش مہر و مادرش ماہ لیک   شام عاشق بود سحر دشمن
بزبان خندد از گلو گرید   خندہ تا فرق گریہ تا دامن

ت

(۱)

تر دماغے خوش مذاق سبز پوش   ہر کہ او را نیش زد او داد نوش

(۲)

تحفگی دارد عجب یک جنس خرد   تو بفهمی رائے عالی گر بود
مرد و زن آں را خورند و خیر است   لشکرے زیر است و بالا خر بود

ث

(۱)

ثمرے طرفہ دیدہ ام بدرخت — کہ نہ شاخ و نہ برگ گل دارد
گر خورد آن ثمر کسے ناگاہ — خوردنش مرگ را ثمر آرد

ج

(۱)

جفتے است مثال مرغ آبی — رنگین و منقش و مطلا
وین طرفہ کہ مادہ است ہریک — پس جفت چگونہ شد بفرما

(۲)

جفتے ز کبوتران ابلق — ہستند جدا جدا معلق
پرندہ چو مرغ جا نمائید — وز خانہ خود برون نیائید

چ

(۱)

چیست آن کہ آنرا حکیم اندر میان نام دان — ما ہمین خفتہ باشد مرغ زرین در دہان
آب باشد قوت مار و مار باشد قوت مرغ — مار چون بے آب گردد مرغ در ماند بجان

(۲)

چیست وانگہ بصورت انسان — از تو دارم ہمیں سوال عیان
دست و پا دارد و سر و گردن — رہ بہ تو میرود ندارد جان

(۳)

چیست آن گنبدے کہ در بر سر — اندرونش نشستہ یک دختر
خون او را بہ نیزہ بردارند — تا ز مشرق بمغرب اندازند

(۴)

چیست آن طرفہ گنبدے در در — اندرون چند گنبد دیگر
گاہ سے باشد مثال بیضہ سفید — گاہ باشد چو لالۂ احمر

۱- برچھی ۲- پاپوش ۱- آنکھیں ۱- چراغ ۲- انسان ۳- دوات ۴- پیاز

هر که بکشاید این معما را　　چشمهٔ آب آیدش به نظر

(۵)

چیست آن بچه که هیئت آن　　گاه بدر است گه هلال بود
گاه در عرصهٔ زمین باشد　　گاه بر قلهٔ جبال بود
گاه در دست پادشاهان است　　گاه در کوچه پائمال بود

(۶)

چیست آن یک درخت شاخش چار　　میوهٔ چار رنگ آرد بار
سرخ و سبز و سیاه هم زرد است　　پخته را خام میکند هشیار

(۷)

چیست آن گنبد مجسته دو در　　که درو خفته است یک لشکر
ناگهان اندرون رود لپرے　　کشد اندر دو پائے و خم سر
چون زدا سے بهم بپرد از تند　　این از آن گریزد آن از در

(۸)

چیست آن مار کان دو سر دارد　　کز دو سوراخ سر برون آرد
هر که بکشاید این معما را　　دانم ز عاشقی خبر دارد

(۹)

چیست آن چیز اے خردمندان　　پوست بر پوست چو پیر دندان

(۱۰)

چیز چیز است آنکه باشد گردن غلطان　　دو نامش زنده دار و لیک بیجان
خر آن باشد که این معنی نفهمد　　زیر کمتر بود آن مرد نادان

(۱۱)

چیست آن چیز پنج سر دارد　　بسمل آن زنده و سرش بردید است
پنج سر چون قلم بریده شکم　　هیچ گرد رسد از سرے سر دو است

پیاز ۵ - نعل ۶ - چوسر ۷ - کلید قفل ۸ - آزاربند ۹ - پسته ۱۰ - خربوزه ۱۱ - ناخن

نام او را صبیح خسرو گفتند — ہندی و فارسی بیان کردست

(۱۲)

چیست آن قلعۂ آہنین بے در — اندرونش ز زنگیان لشکر
گر یکے رومی اندرش آید — لشکر روم سازدش یکسر

(۱۳)

چیست آن بادشاہ ہفت اقلیم — با ہزاران سوار مے گردد
ناگہان یک سوار پیدا شد — آمدہ فوج شاہ برہم زد

(۱۴)

چار کس با سہ و دو کردند جنگ — کشتہ گشتند خون شد در قعر تنگ

(۱۵)

چیست آن مے خورد خود بے پا — آب بر سنگ سخت می نوشد
چون ز خوردن خود فارغ شد — روئے خود را بچوب می پوشد

(۱۶)

چیست آن صورتے کہ در ہمہ حال — گر رود پیش کہ رود دنبال
چون شود روز تیرہ تنہا بود — جز بروئے چراغ و ماہ جمال

(۱۷)

چیست آن میوۂ کہ تخم دارد — از کجی روئے در ہم دارد
خوردنی از بہشت خاک بود — چند سوراخ در شکم دارد

(۱۸)

چیست آن لعبتے ستادہ بسر — کہ بود چون چرخ در رفتار
سر آبیست و ہمعنان ہوا — بود او را آب و باد سردار
بدل زار عاشقان ماند — کہ نہ آرام دارد و نہ قرار

(۱۹)

۱۱ - چاند ۱۲ - تربوز ۱۳ - آفتاب ۱۴ - [illegible] ۱۵ - [illegible] ۱۶ - سایہ ۱۷ - [illegible] ۱۸ - کشتی

چیست آن چیز چہل و او سر — پائے پنجاہ آمدہ یکسر
نام او را صریح گفتم من — گر نزا نہم باشد اے دلبر

(۲۰)

چیست آن نور کہ جانش نیست — نعرہ ہا می زند زبانش نیست
گریہ ہا میکند ندارد چشم — خندہ ہا میکند دہانش نیست

(۲۱)

چیست آن چیزے کہ او را گاؤ میش نیز خورد — بر سر کے نشیند خود پیادہ مے رود
بیخورد خون سیاہ وقتے کند جا سفید — گر ز رفتن باز ماند تیغ بر سر مے خورد

۲۲

چیست آن لعبت صد انگشتان — پائے دہ دارد و ہشت روان
پنج سر دارد و چہارش جان — این عجائب کہ دیدہ ام بجہان

(۲۳)

چیست آن گنبد مدور — طاقہا دارد و ندارد در
اندرونش خزانہ لعلش — ہر یکے لعل او بہ از گوہر

(۲۴)

چیست آن بر کنارہ خضر نشان — لعل حل کردہ اندر او پنہان
گر شنیدان کہ دیدہ در دوران — گر ز بیرون عیان شود مرجان
سر فتق شفق ہمہ ازش — لب و سر تاب و سینہ بازش
خوردنش رنگ آورد بر رو — گر دو انگشت [illegible] دہن خوشبو
بعد اکل طعام خوردن اش — ہست خوشبو [illegible] ہم لب نیکو
دید از خون خود بشاہ و گدا — سرخ [illegible] برنگ برگ حنا
ور نبوی کسے بپرس کس تبہ است — چون شود کہنہ قدر بیشتر است
بود آنجا کہ بزم شور و شہر و در — بودنش ہم بود حضر و سفر

نبود غیر شهد دیگر جا | هدیه از شهد سرود هر جا
شرفش بین ز خویش شکر | ورق الهند گفت پیغمبر
گفت با من یکی ز خاصان عالم | قائل این چیستان چه دارد نام
گفتمش فهم کن برا صواب | نام او هست شهد به گلاب

(۱۲۵)

چیست آن شهر از خانه ها پوشیده | که نه از سنگ و نه از خشت و نه از آب و گل است
دو گروه اند در آن شهر و یکی مرکب را | نه سر و چشم و نه پا هست نه جان نه دل
گه آباد و گهی ابتر از آن است آن شهر | که دو سلطان شده اند پی شیوه تا بل

(۱۲۶)

چیست آن جانور کمر بسته | یک شکم و هزار سر دارد

(۱۲۷)

چیست آن یار رعنا بی دو زبان | تر زبان زان شده همه حیران
نیست جائی که نیست او را جا | گرچه دارد رفتن از سر پائی
می رود راه را ز سر همه جا | دیگران چونکه می روند از پا
چون سرش را برند تیز رود | در رهش نیز دست تیز بود
در همه ملک حکم او جاری | با علم روز و شب سر باری
گر رود خوش نبا مدت ز عدم | کار عالم همه شده است بهم
رود از غرب سوی شرق بدم | مشرق و مغربش همه زیر قدم
چشمه فیض فی الحقیقت او ست | نه فواره سخاوت او ست
ریشه ریشه در دلش ز عشق است | خشک و لاغر بدنش از عشق است
خالی از خویش هر دو دست تو | جای دارد که خشک پوست بود
انتظام امور دیر و حرم | همه در دست او چه بیش و چه کم
من چه از نام او کنم آگاه | هست نامش چه در کلام الله

قائلا این چیستان نکو گفتی — وز بها سفته در را نکو سفتی

(۲۸)

چه چیز است ای سخن‌سنج ما طرزن — کشیده با سمین پیچیده سوسن
زبرگ یاسمین سوسن دمیده — زسوسن قرص عنبر سرکشیده
چه قرص عنبرین پاک چشمه نور — زعنبر ظلمه باشد عین کافور
عجب نوری که در دیدن نیاید — ولیکن نور او دیدن نشاید
سوادش را بود تا رنگ سودا — فروغ مهر و مه بخشد دوبالا
دگر آید سفیدی بی سیاهی — فتد نور ار فروغش در تباهی
درون هفت پرده کرده مسکن — برون هفت پرده کرده روشن
بگل رعنا بگردش چون کمانه — شده تیر خودش را خود نشانه
به تیر و ترکشش دل بستگی ها — سپر دارش نه رنج خستگی ها
غلط کردم همه جا سنگ ترکش و تیر — عجب تر آنکه بیدار در تقدیر
دو خنجر زیر یک شمشیر بر سر — نه از شمشیر بیش تیغی ز خنجر
بفکر نام او یاران بکوشید — بود این چیستان همنام خورشید

(۲۹)

چیست آن گنبدی که دارد در — پر ز یاقوت و لعل سر تا سر
این چنین تحفه گر بری بر شاه — هر دو دستت ز انکند پر زر

(۳۰)

چیست آن مرغکی که چند در بود — چهار صد سر ده کمر دو بیست پا

(۳۱)

چیستان چیست که نامش ای دوست — گر ز اول فگنی کم ست شود
ور ز آخر و وسط ... شاه شود — ور ز اوسط افگنی شاهم میشود
عجب بیهده حرفش بود قائم ظهور — حرص افزا بهر آدم میشود

۲۸ چشم ۲۹ انار ۳۰ [illegible] ۳۱ شکم

(۳۲)

چیست آن چیزی که نوشتنش سکنی نام او — خوبی باشد پسر ما گر نیستی هنگام او

(۳۳)

چیست آن گل که در چمن بود — یاسمن شکل و یاسمن نه بود
شگفته روز و شب شود غنچه — نه از آن یاسمن مرد و زن بود

(۳۴)

چیست آن درج زمرد رنگ تا پیدا عیان — چون صدف یکتا و دُر نا سفته دارد در میان
چیزتی دارم که چون آن درج شگافته گشت — افگند آن گوهری نا سفته از کف لیگان
سبع صورت چون ترکیب جوش نقش لب — پشتش بر سو پدید آورد و مو را استخوان

(۳۵)

چیست آن گیاهی که پیدا از خون گل شود — دود او اندر هوا پیچیده سنبل می‌شود

(۳۶)

چیست آن شیشه که دارد صد هزار اشترها — چون فتد بالا شد بیابان کوه و دشت و شهرها
از تقطیع کوه با پستی دریا همراه است — فهم کن این چیستان نام نما سازم شهرها

(۳۷)

چیست آن چیز که لا در را در و اخر خورد — گر بیست شاه افتد بالک سکندر خورد
خوردنی چیزی میان و ستی جای سفید — گر ز رفتن باز ماند کار دیگر پس خورد

(۳۸)

چیست آن نگین نگار با صفا — دو ره پیدا زند باز آید بجاه
این عجائب دیدم و حیران شدم — از گریستن او را بی گناه

(۳۹)

چهار حرف است آن نام از آن چهار حرف — گر یکی دور کنی باز بجا ماند چهار
در دو حرف انگشتی اندر وسط طرف اول — چهار حرف است نماید بحساب و به شمار

۳۲ تشتا ـ ۳۳ شبنم ـ ۳۴ [illegible] ـ ۳۵ تنباکو ـ ۳۶ آفتاب ـ ۳۷ [illegible] ـ ۳۸ قلم ـ ۳۹ [illegible]

ور سه حرف افکنی از روی مثل باز پنهان — باز چهار است بنظر جلوه کند وقت شمار
طرفه تر آنکه ازین چار اگر چار رود — پیش ارباب خرد باز بجا ماند چار

(۱۰)

چیست آن مرغ بی بال و پر — نزاده ز مادر ندیده پدر
سرش تا نبری نگوید سخن — تنش تا نه دری نریزد گهر

(۱۱)

چیست آن شی که باشد چو نی — هست مرغوب هر صغار و کبار
چار حرفست وین عجب که اگر — زان یکی کم کنی بماند چار

(۱۲)

چیست آن لعبت پری پیکر — جمله نازک ادای او باشد
گو که بنشسته در لب او را — هر حواس و هنر لای او باشد
نرود جز به بستگی [illegible] — یک عدد از آنکه پای او باشد
باهمه نازکی و زیبائی — گوشه خانه جای او باشد
هرکه این نثر را بفهماید — مرحبا از برای او باشد

(۱۳)

چیست آن لعبت پری پیکر — [illegible] سر دار او ست
مرغ باشد ولیک بی پر و بال — فارغ از [illegible] صیاد او ست
باهمه نازکی و زیبائی — [illegible]
چشم [illegible] — [illegible]

(۱۴)

چیست آن نخل گلشن رنگین — بیخ بر عرش و شاخ او بزمین
نیست جنبش ولیک میرود — گوهر از [illegible]
سر بریده [illegible] — [illegible]

لب نازک سیه زبان دارد | گه به سرخی لبش شود رنگین
سبزگون می‌شود چو با صد تیغ | سر سکندر عالمی بزیر نگین
خضر سان طی کند ره ظلمات | چون سکندر بزیر چرخ برین
سر بپاسخ دهان کامل دل | در شکم ریش او سفید ببین
ای پسر غور کن بطبع رسا | بهر تو تازه چیستان است این

جواب در نظم

هست آن تاجدار ملک سخن | که بحکم خداست عرش نشین
نخوط زان شود چو در ظلمات | می برآرد سیاه در ثمین
دو زبان بی دهان سخن گوی | خصمش عجائب باشد روشن
می نشستید زبان بریده به تیغ | چشم و گم است آن کمین بنشین
در جهان است زیر فرمانش | پایه تخت او سپهر برین
هم سیه دارد و تیغ و علم | هست فرمانروا تن روشن
سر او را بکوه و قاف بجو | ذاتش با در دلم نگر به یقین
صفت خود به بی زبانی خود | بین چه کرده ادا به صد تحسین

۱۲۵

چیست زیبا پری رخی که ترا | پاسخی وا نماید و سحر باشد
هست مرغی ولیک بی پر و بال | در ره عشق تیز پر باشد
بنگر آمد بصد کرشمه و ناز | فارغ از فتنه سحر باشد
نی سر و کار زآتش و آب و باد | فارغ از خوانش خبر باشد
چه بدن با تم چو در یا عدن | [illegible] باشد
می‌آید هر طرف به چشم بهشتی | آتش [illegible] باشد
بچه اصل است سیر و در سر | ها ز نیش [illegible] باشد

جواب در نظم

[illegible]

هست آن مرغ کوچکی بیجان　　آهنی پا و سرخ سر باشد
از پی رهنمائی غیب و　　جانب قبله اش نظر باشد
آشیانش چو بیضه تنگ است　　سقفش از شیشه بی خطر باشد
نپرد گاهی ز آشیان برون　　لیکه دایم گشاده پر باشد
روز و شب مثل بید می‌لرزد　　بر سر کوه قاف سر باشد
همچو دلدادگان نوک سنان　　هر زمان سینه اش سپر باشد
بهر ادراک کعبهٔ مقصود　　نزد دیده از پیشتر باشد

(۴۶)

چیست آن دو بهر او نیز پاک　　چیست آن چیز و فعل او بسیار
خصم او هر که علم را پخته　　دشمن او هر که عقل را هشیار
دل بشان بیابد و دل پیوند　　خوش گذر بیابد روزگار گذار
رنج او پیش بیدلان راحت　　خار او نزد زیرکان گلزار
اندرش هیچ بهر راحت بخش　　آتشش هم چو آب خوشگوار
چون دهد خویش عنان و مرکب　　چون قصاره تو روی بیچار
نغره در وی شکنج موسیقی　　ناله در وی نوای موسیقار

(۴۷)

چه چیز است آنکه چون گردد دو پاره　　فرو ریزد از او تحفه ستاره
بود هر پاره بدری کز کواکب　　هلالش با محاق اندر سپاره
کمانی را که نزد سازی به نخچیر　　ز سهم صید شو از هر کناره
بطفلی تاج او از زر ده ده　　به پیری گسوتش از زربفت خاره
چه کرد است آخرین شیر کیخسرو　　زند بر پهلو او صد کتاره

(۴۸)

چیزی که چو بود مرده بیک گنج نهاده　　زنده نشود تا نه زنی آتش سوزان

(۴۹)

چیست آن لفظ سہ حرفی کز یک نقطہ ہیش   لفظ ہندیش بگویند کتابت دان

بیہمان لفظ سہ نقطہ اگر ابزاد کنی   فارسی گردد معنیش بمانند ہمان

(۵۰)

چیست آن جانور کمر بستہ   یک وجود و ہزار سر دارد

(۵۱)

چیست آن لفظ کز سہ حرف آید   بہر فہمش تاملے باید

حرف اول اگر رود از پیش   ہر کہ او را خورد شود بے خویش

حرف دویم اگر رود ز میان   وصف گردد برائے ہر حیوان

حرف سویم اگر بردن رانی   سورۂ از کلام حق خوانی

(۵۲)

چیست آن چیزے کہ ہست مکان   چار پا دارد و لے نبود روان

گاہ بالائے فلک گہ بر زمین   آیتے باشد ز رب العالمین

ہست بسیار در عبادت بلند   بہر ہمین خط ہم آمد دل پسند

گرچہ در آغوش انسان آمد   نیشود منسوب خاکش بخرد

(۵۳)

چیست آن بادشاہ نیک سیر   شر خسر را بر وئے سر دیگہ

(۵۴)

چیست آن یعنے فلک رفتار   روز و شب گرد د و قدم نزند

او روان است یار او ساکن   قدم از یار بیش و کم نہ زند

(۵۵)

چیست آن طفلے کہ ریش و ابیہ خاکش مادرش   مولدش نبود دگر جائے بجز ہندوستان

بو العجب طفلے کہ در ترکیب جسم نازکش   پوستش باشد بمغز و موئے او بر استخوان

(۴۹) ہستو شنو (۵۰) دولاب (۵۱) حمیٰ (۵۲) کرسی ایک قصبہ کا نام ہے (۵۳) خسرو (۵۴) چکی (۵۵)

(۵۶)

چیست آن شاہدے کہ مادر او | تیغ بابد از وجود پسر
چنگ در دامن ہلال زند | افگند سایہ بر کنارہ خور
قلب او را کشند گر از جا | دور باشد بہ نزد اہل ہنر

(۵۷)

چیست آن چیزے کہ آرد میخورد | گر طپانچہ یک زنی غوغا کند

(۵۸)

چیست آن شاہدے کہ مسکن او | در دو چشم پری رخان باشد
گو بگیریم اینک صریح نام رضی | کہ اجل ذات او نشان باشد

(۵۹)

چیست آن چیز در سر انگشتان | زندہ را مردہ میکند بیجان

(۶۰)

چیست آن زن کہ ہست یک دیدہ | دیدہ از کسے نہ پوشیدہ
تن برہنہ رود بہر خانہ | نکند شرم خویش و بیگانہ

(۶۱)

چیست آن تیغہا بسر دارد | از پئے فلس دربدر گردد
چشم گستاخ او چو عاشق زار | بر خط دلبران بستہ گردد
طرفہ تر آہنی قلم دارد | بے سپاہی ز پائے سر گردد
سر فرود آورد بشوق تمام | گر بشاہ و گدا گر افسر
خط پرور دگار و اصلاحش | صاف و ہموار سر بسر گردد
ہر کہ بکشاید این معما را | مظہر آن ہنر با ہنر گردد

(۶۲)

چیست مرغے کہ چون منقار او تر میشود | چشم و گوش اہل معنی پر ز گوہر میشود

(۵۶) در صدف (۵۷) طبلہ (۵۸) کاجل (۵۹) ناخن (۶۰) سوزن (۶۱) حجام (۶۲) قلم

حاصلش از خاک است و از آبے وزد و شب انگل خورد | تا شگفته پا بدست کو زرد و لاغر مے شود
تا بدست آید سخن را آب حیوان در جہان | ہمچو ذوالقرنین اندر تیرگی در میشود

(۶۳)

چیست آن طوطی شکر گفتار | آب حیوان گرفته در منقار
بے زبان است آن راست میگوید | بے زبان است میکند گفتار

(۶۴)

چیست آن قلعهٔ زمرد فام | که درو جمع گشت برف تمام
لشکر روم روس نیز درو | نکند جنگ میکند آرام
چاره گوسفند شد مرغوب | ہست مغزش برائے خوردن عام
سر و شربت برائے نوشیدن | دانه میوه مقوی اجسام

(۶۵)

چه چیز است آنکه او دو اسم دارد | ز الحاق دو آن یک اسم آید
جز اول آن ز صفت بے عقل باشد | دگر ہم ہمه جاندار باید
خرے باشد که این نکته ندارد | بگوش و ہوش شنوائی ندارد

(۶۶)

چیست آن پیکرے خمیده چو نون | روز و شب با الف شده مقرون
سنگ در بر گرفته چون فرہاد | خم گرفته چو قامت مجنون
صورتش نون و مد تن جائے | بود در تنگنائے سینه نون

چیست آن در بدم عجائب ہفت رنگی جانور (۶۷) شیر چشم و فیل گردن چیستا ہو بانگ خر

(۶۸)

چیست آن شتک بلند ساده پُر نقشکار | تن چو روئے عاشقان لیکن ہمچون روئے مار
بر سه مرکبے نشیند ہم پیاده میرود | کس ندیده از پیاده این چنین چابک سوار

(۶۴) تربوز (۶۵) خرگوش (۶۶) خاتم (۶۷) ہنیڈک (۶۸) قلم

(۶۹)

چه چیز است آنکه رنگ نار دارد   بچه از مادر خود عار دارد
بچه گفتا که من نرم و لطیفم   ولیکن مادرین خار دارد

(۷۰)

چیست آن چیز که جسمم همه دم ارد   سرخ دارد دو سرین نیز مگر دم ارد

ح

(۱)

حقهٔ تنگ تر چو حلقهٔ مو   ظلمت آگین چو مردم آہو
چه عجب نام ظلمت است از نور   نام زنگی سیه بود کافور
صوفی صوف پوش پاک ضمیر   اصلش از دودهٔ چراغ منیر
از برون رومی و درون زنگی   شادمان با وجود دل تنگی
غنچهٔ یاسمین گلشن سوسن   وه چه سوسن بنفشه زا مسکن
نافهٔ چین درا و سراپا مشک   مشک لیکن گہے تر و گہے خشک
طرفه تر آنکه مشک اندوده   آید از نافه تازه تر سوده
نے غلط بوتهٔ طلائے بشک   کرده حل ریختند سنگ محک
گفت با من یکے که اے فائق   نام این شے بگو منم شائق
گفتمش از مجبره دور نما   نقطهٔ جیم و با در آر آنجا

(۲)

چند اسپکسے که همواره   آسمان ست پر ز سیاره
باشدش سال و ماه و لیل و نهار   خانهٔ دشمنان گرفتن کار
ست هندی نژاد و رومی رنگ   همه ملکے گرفته الا زنگ
پاره گر کنند تخفیفش   آلهٔ دفع اوست تصحیفش
تازی و پارسی ست کم و کاست   گر بگیری هزار باشد راست

(۶۹) گونباله (۷۰) بسرره (۱) مجبره دوات (۲) شطرنج

خ

(۱)

خار بر فرق و پشت جائے پا — سر بہ دست نیک بین او را

(۲)

خوش لقا یار بر سر گنجے — گنج را پاسبان بود بہ دو رو
روز و شب گنج در نظر دارد — باوجودیکہ جان ندارد او

د

(۱)

در کائنات عالم اکبر چہ اصغر اند — کز نور شان دو عالم منور اند
در باطن اند و ظاہر در غیبت و حضور — در بعد و قرب و باختر و ہم بجا در اند
در نور و ظلمت اند و ثریا و تا ثرے — فارغ ز طول و عرض نہ جسم و نہ جوہر اند
بستہ گان بچشم نہ شنوندگان بگوش — رفتار شان بپائے نہ پران چو طائر اند
گفتار شان تصور نہ اسرار شان بحرف — در ہر سر اند و سینہ و بے سینہ و سر اند
بے بال و پر بر اوج فلکہا کشودہ بال — بے پر بر اوج عالم سیارگان پرند
بے چشم بر حقائق علوی کند نگاہ — بچشم بر مراکب اجسام بگذرند
تابندگان ز مشرق و رخشندگان بافق — نے نور شان چو شمس و قمر نے چو اختر اند
تنگ اند و نے فراخ دگر اند نے سبک — نے ابلق اند و اخضر و نے سبز و احمر اند
سالم بنا در ردو خجر دہر و کوہ — نے غار و باردار اند نے خشک نے تر اند
گاہے ز آستانہ سفلی کشادہ دست — بالا پرند و پردہ علوی ہمے درند
شاہین دست پرور شاہ قدم نگر — در ظل ہر خلیلہ صدوث کبوتر اند
محتاج شان کہ ہست جہان و جہانیان — بے شان نہ جن و انس ملک نے پیمبر اند
او شان بکنہ ہستی شان ہم رسند — خود بین نہ بیند بلکہ بخود آشنا تر اند
ناداں حکیم ناصر خسرو کہ گفتہ — دُرہا ئے نظم سفتہ کہ ہر یک چہ نادر اند

(۱) خار پشت (۲) آنار بند (۱) عقل و نفس

تحقیق بشد کآن صفت عقل و نفس لیک — داند خدا کہ عنصر شان از چہ گوہر اند

(۲)

دست و بازو وے او ست نا زیبا — ہر سر انگشت او پدید بے عیب

(۳)

دوش دیدم بمجلس احباب — ساغر پُر ز برگ سوزان است
نیز خالی بناف او باشد — شکمش ہمچو غوک نالان است
گاہ در دست مفلسان باشد — گاہ در پیش مالداران است

(۴)

دیدہ ام چیزے بشب اندر مکان — زیر سر بالاش گردن چیست آن

(۵)

دو مرغ از آشیانہ کرد پرواز — برائے صید شان آہنگ کردم
یکے را پا بریدم گشت بے سر — دگر را سر بریدہ لنگ کردم

(۶)

دیدہ ام اندر جہان بشنو عجائب جانور — نیزہ در گوش دارد شانزدہ باشد پر
ہر کمر زنار دارد چو یکے در دست او — بے پرواز جا بجنبد چیست آن اے پسر

(۷)

دو شاہے سر برآوردہ برابر — نہادہ تاج شاہی را بسر بر
بیک تختہ نشستہ ہر دو باہم — کشیدہ درمیان سد سکندر

ذ

(۱)

ذکر عجبے شنیدہ ام از شخصے — شہرے است پر از مبارزان با تگ و خونخوار
بیجان ہمہ لیک وقت رزم پرخاش — استادہ ہمی کنند باہم ہمہ جنگ

ر

(۲) انگشتانہ (۳) حقہ (۴) تکیہ (۵) شمشیر و پلنگ (۶) چرخہ (۷) شکنجہ (۱) شطرنج

(۱)

رو دنا آسمان در پیش دیده — ولیکن ہیچ کس او را ندیده

(۲)

رہنمائے چیست کو باشد بہر جولان — نام او حرفے است گر بینی تو در تازی زبان
بر مقام خویش ناید بر زمین و آسمان — گر بچشم غور بینی اسم او باشد عیان
آنچنان چابک سوارے تیز تر باشد کہ او — باد صرصر را ز گردش یافتن ہرگز نشان
خوش خرامان چون شود از عشوہ ہائش میبرد — از دلم صبر و شکیبے وز تنم تاب و توان

(۳)

رو چو اسپ و چشم غوک و شاخ آہو وار — پا ئے اشتر پر چو طوطی گردنش بسیار شمار

(۴)

رنگش چو رنگ زعفران پر باشد چو عاشقان زار — پا دارد و پر نیز ہم جانان بگو این چیستان

(۱)

زاغ باز و تذرو و طوطی را — بر گرفتیم و در قفس کردیم
دوش دیدم بمجلس احباب — گشت زان چار مرغ یک خاب

(۲)

زنے کشمیر دیدم آخر دمند — کہ در ہفتہ بزاید ہفت فرزند
دو بر دست و دو بر پشت و دو بر گوش — یکے پیش رود مانند خرگوش

(۳)

زندہ مردہ را بدوش گرفت — گشت میکرد کوچہ و بازار
مردہ قے کرد زندہ ہا خوردند — جان من این حلال یا مردار

(۴)

زنے دیدم بسے زیبا کہ دارد دو پیراز دندان — بہ از بلبل سخن گوید کہ دارد تا بہ پستان

(۱) نگاه (۲) چشم (۳) [illegible] (۴) [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible]

(۵)

زنده مرده را بصحرا برد　　خاک برداشت زیر خاک سپرد
زنده آمد که آن سر مرده برد　　مرده برخاست و خلق زنده مرده

(۶)

زاغی دیدم سیاه مانند مداد　　از روی مرغ سفید چون بزاد
این طرفه که در بماندم آن مرغ سفید　　پرواز نمود و بیضه زرین داد

(۷)

زن و یارش بدیده ام پنهان　　پرده پوش جهان و خود عریان

(۸)

زن زنگی که او را کس نخواهد　　بوقت شام بی طلبید آید

(۹)

ز تو پرسم بگوئی چیست آن چیز　　نه پهلو دارد و نه هم استخوان نیز

(۱)

سوار سر اسپ پیاده روان　　بمیدان کاغذ عنبر فشان
نقش رومی و چهره اش زنگیان　　خود ایستاده کشش بنازندران

(۲)

سبوئے سرخ رنگ پیدا است　　درونش چنین عروس پنهان است
ازان چون بطن یک خوشه داشته　　و دندان و زبان آن زبان است

(۳)

سرای چار سو شصت و چهار خانه بسیار　　سپاه و شاه در آن در آن گرو بر چهار
سپاه ازان در آن شهر چون زنان خوشرنگ　　شهان یکدیگر اصلاح آن زنان در جنگ

(۴)

(۵) دام (۶) شب و ماه (۷) سوزن (۸) شب (۹) [illegible] (۱) قلم (۲) انار (۳) شطرنج

سی و دو با چار تن کردند جنگ — کشته گشته خون شده در غار تنگ

ش

(۱)

شبے[1] دیدم دو شوهر یک نسائی — میان هر دو کس باشد جدائی
ولیکن هر دو شوهر زادهٔ او — روا باشد بهر مذهب نکاحے

(۲)

شہرے است عجب کہ ساکنانش ہیجان — گاہے آباد و گاہ گردد ویران
آباد بوقت جنگ بینی آن شهر — ویران بگاہے آشتی باشد آن

(۳)

شاہا از تو ہمیں دعا می طلبم — روزانہ شبان چو مدعا می طلبم
از ہر مصرعے یکے حرف بگیر — بنگر کہ چہ چیز است و چہا می طلبم

(۴)

شخصے ہمہ شب بسر بیمار گریست — چون روز شد او بمرد و بیمار بزیست

(۵)

شاہ پرسید از وزیر ہوشمند — سالہائے عمر تو ہستند چند
آن وزیر خوش لقائے خوش بیان — مشتہر از نکتہ گوئی در جہان
داد شاہ را این جواب دلپذیر — ہست عمر من ز حرف بے نظیر
ظاہرش را چون شماری در حساب — میدہد از عمر من شہ را جواب
باطنش را چون نویسی در کتاب — ہمچنان باشد کہ ظاہر در حساب
بادشاہ پرسید نام و جائے آن — گفت در یاسین سورت شد عیان
کرد شاہ انعام و اکرامش بسے — کاے نگفتہ مثل تو ہرگز کسے

سلہ یہ شعر دراصل گلستان سعدی کا ہے۔ اور وہاں تقدیر الٰہی کی تمثیل میں اپنی حقیقی اور ظاہری معنوں میں محمول ہے یعنی خدا کی قدرت کہ ایک آدمی جو رات بھر بیمار کے سرہانے بیٹھا ہوا اسکی زندگی سے مایوس ہو کر روتا رہا تھا صبح ہوتے ہی وہ خود چل بسا معمہ اجل ہو گیا اور بیمار جسکے جینے کی کچھ بھی توقع نہ تھی وہ بچ رہا۔ کسی نکتہ رس نے اس شعر کو حقیقی معنوں پر کر کے ایک سا معنی پیدا کیا

(۱) جیرہ بان (۲) صندلی (۳) شطرنج (۴) شراب (۵) شمع (۵) ساٹھ سال
سلہ اس معمہ میں سے شین کا ظاہر س اور باطن یا آن ہوتا ہے اور دونوں کے عدد ساٹھ نکلتے ہیں۔

ص

(۱)

صاحب من بگو چه چیز است آن   مادرش در شکم پسر بدکان

(۲)

صوفی سبز پوش پر مایه   یک ذکر دارد و دو صد نغایه

(۳)

صدف را چو بینی نه دندان نه در   بنا تا فده عالی زبکید الله در

(۴)

صوفی مطلق دیدم تیر خورده در جگر   کو بکو میگردد و دستار بندد بر کمر

ض

(۱)

ضامن آن چیست در جهان آزاد   شانزده دختر و دو پسر داماد

(۲)

ضمیر آگاه پرسم از تو لغزے   جوابم گر دهی از راه شفقت
چه چیز است آن در اگر راست گفتی   بود در باغ اے گنج فراست
دگر خوانی تو تقلیبش کرده آن را   بیابی بر فلک اے ماه حکمت

ط

(۱)

طرفه چیزے است کان همیشه بود   از سحر تا بشام در نا له
افگند از دهان بهر ساعت   یکطرف برف و یکطرف ژاله

ظ

(۱)

ظالمے خونخوار دیدم بے زبان شکل نهان   از دو بازو سر برآرد خون خورد گردد نهان

[illegible]

ع

(۱)

عجائب صورتے در شام دیدم — اگر گویم کسے باور ندارد
درختے بر سرش حوضے پر از آب — درا و مارے کہ ذنب و سر ندارد

(۲)

عجیبے در جہان ست بر گزیده — شخصے نہ ازو بود و دیده
بپرسد چو کسے کہ چیست آن چیز — کو نام مپرس ہست آن چیز

(۳)

عجب دیدم عجم خویشتن وش — دو شوہر کرد یک زن را در آغوش
عجب تر کان دو شوہر زادہ آن زن — نکاح شان بہمہ مذہب متین

(۴)

عجب دیدم دو شخص خوش لقائے — بیک تختہ نشستہ در سرائے
سرے دارند چشمے نہ گوشے — نہ دارند دستے و نہ پائے

(۵)

عجب یک جانور دیدم دہان بالا سر دارد — بپایش کفش فولادی بروئے خود سپر دارد

(۶)

عجائب لعبتے دیدم درین دار — سرش پنج و تنش پنج و نفس چار

غ

(۱)

غریبے از بیابان شد بشہرے — سیہ کردند رویش سر بریدند
سوارش بر سر مرکب کردہ ہا پیہمات — بمیدان از سوے سر بر کشیدند

(۲)

غریب است آنکہ باشد گرد غلطان — دو نام زندہ دارد لیک بیجان

(۱) چراغدان (۲) کاکام (۳) ابر (۴) اشتر پنبہ (۱) نہالی (۲) پستان (۵) تیر (۶) جنازہ (۱) قلم (۲) خربزہ

ف

(۱)

فاش گویم گر ندانی نام آن زیبا نگار — دل برنگ عاشقان رخسار همچون لعل یار
بر سه مرکب می نشیند هم پیاده میرود — در جهان هرگز ندیدم مثل وی چابک سوار

(۲)

فرخ آن خادم کمر بسته — یک تن است و هزار سر دارد
سر خدمت بر آستان بنهد — از رهش خاک راه بر دارد

(۳)

فوج دارد جان ندارد ملک و لایت تاجدار — شاه قایم جنگ دایم گشته گرد هشیار

ق

(۱)

قلعه هست بر سر میلی — آب آن قلعه زهر دار بود
بر سر قلعه هست کنگره — کابل آن قلعه را حصار بود

(۲)

قلعه هست آهنی بی در — اندرونش ز زنگیان لشکر
زنگیان چون شوند وی رنگ — میشود چادر سفید بسر

ک

(۱)

کیست او کز زبان جهان گیرد — گردنش دست خسروان گیرد
هر کرا سر برند جان بدهد — سر آن چون برند جان گیرد

(۲)

کودکی دیدم عجب در کشور هند وستان — پشتش بر موئی باشد شکم دارد استخوان

(۱)

گلے دیدم کہ او بے خار باشد — نہ در صحرا نہ گلزار باشد
نہ او را کس فروشند نے خریدار — ولے ہر تخت و بازار باشد

(۲)

گنبدے بستہ دیدم گنبدے دیگر درو — ہست او را سہ دریچہ یک کشادہ بستہ دو

(۳)

گنبدے دیدم زمرد گون میان مرغزار — چار دیوار مدور گرد او باشد حصار
کوہ کوہ گنج نشستہ بر سر تختہ — لشکر روم و حبش بگرفتہ اندر وے قرار

(۴)

گفتم صنما نام تو چہ گفتا مے — گفتم کہ دگر بار بگو گفتا نے
گفتم صنمایت شدہ گفتا نے — اول الف و میانہ نون آخر ہے

ل

(۱)

یعنی چیستان خسرو بے مثال — آتش شوق سر زدہ بجبال ل ۲
عاشقان منتظر بمقدم او — آن بصد ناز می رسد بہ وصال
حرفہائے لطیف می گوید — گر بپرسد کسے از او احوال
چون کسے ہمہ می کند با آن — غم نماند بدل کہ ماہ و سال

م

(۱)

مارے کہ بود صنعتش از حکم خدا — در صد سوراخ باشد او را ماوا
ہر گاہ کہ ماہیان برو جمع شدند — سوراخ روان گردد و مارست بجا

(۲)

من خود کج و راستان بمن راست روند — دامن ظفرم چو گشت دولت روند

پشت از پئے خدمت چو کنم خم کردہ   از بہر ظریفے زند مشت زرہ شستی شد

ن

(۱)

نہنگے دیدم اندر قعر دریا   گرفتہ در دہان یک دانہ گوہر
عجب آن است خود او را شکم نیست   ولیکن میخورد دریا سراسر

ہ

(۱) ہست مرغے کہ در نظر چشمش   دو لب دو چون کشادہ دارد بال
در زند با لباسے خویشش ہم   ہر دو چشمش یکے شود فی الحال

(۲)

ہموارہ کدام است کہ با سنگ گران   بے تو نتواند شد و با تو رود آسان

ی

(۱)

یکے اسپ عجب دیدم کہ پشتش بود ہموارہ   عجائب تر از آن بشنو میان پشت دم دارد

(۲)

یکے مرغ دیدم نہ بال و نہ پر   نہ از شکم مادر نہ پشت پدر
نہ بر آسمان و نہ زیر زمین   ہمیشہ خورد گوشت آدمی

(۳)

یک زنے دیدم عجائب از جہان   آن نہ سر دارد نہ پا دارد نہ جان
لیکہ دندان ہا بدارد بیشمار   در شب تاریک می جوید شکار

(۴)

یک سوال از تو بپرسم اے حکیم بے نظیر   اندرین صحرا بدیدم یک عجائب جانور
مور چشم و مار دم گرگ تن و کژدم شکم   ناقہ پا و شاخ آہو شکل گردن اسپ سر
یک زن خم پشت دیدم در میان تنگ جا (۵)   بستہ سر با چہل گردن یک کمر پنجاہ پا

(۲) کمان (۱) چراغ یا مچھلی (۲) سایہ (۱) ترازو (۲) قلم و فکر (۳) شانہ (۴) دام (۵) [illegible]

معمّیات

معما باسم جلال

دہان بکشا کہ لبس شیرین مقالی[1] | درے افشان ازان درج لآلی

باسم حسن

بزم طرب از شمع می افروختہ باد | چشم بد حاسدان ازان دوختہ باد
گر ہست زبادہ محتسب[2] را سر نہی | پارفتہ و شکستہ دل سوختہ باد

باسم معین

حاسد ار گوید صنم بر چشم جامی پا منہ | عکس آن کن زانکہ قول دشمنان نشنیدہ[3]

باسم اشرف

اشک من بے روئے گلگون تو رفتند از حد برون | رو سے بنما ورنہ خواہد شد بدل اشکم بخون[4]

اسم امین

وقت است کہ ساز چنگ از چنگ نہی | با تنگدلان کنی دل از جنگ تہی

---

[1] اسے حروف لفظ دری را از درج لالی جدا کن تا جلال حاصل شود

[2] بزم گاہ یار سرود یا فسردہ و در شعر حسن شود چون دست تہی یعنی نون متصل چیا شد حسن گردد

[3] حرف میم معکوس عین است یا عین با اسم معین ظاہر شود

[4] سرگاہ لفظ اشک روی گلگون کو گلگون اسم شد نیز اشتر باشد اش باشد چون لفظ ہفت از حد برون باشد یعنی تا اسے حرف ق و ر و پیش و رفتہ باشد و ش صورت اسم اشرف بتوان یافت باید

در سایهٔ ناردن زنی خندهٔ عیش
در دامن بیدم نے گلرنگ دہی

باسم بہمن

باغبان چون ندیده قد تو فاش
با همان بید و سرو کو بباش

باسم علی

زاهد که پروئے خود نمائیست کسے
بر ساحل بحر آشنائی است خسے
جا مے برد از بے علی تقسیم مدار
کان بر زعملهائے ریائی است بسے

باسم منصور

آن سرو صنوبر قد من سر بر داشت
از خواب جهان نرگس قدح زر برداشت
پوشیده سمن رخ زخجالت چو صبا
اطراف نقاب ان صنوبر برداشت

باسم ہاشم

هر دم کنم از گریه سر کوئے تو تر
باشد که خورم ز سرو دلجوئی تو بر
مشاطه چو زلف تو نگون سار افشد
از وے چو کشد طرهٔ شبدو گوہر

---

۱ هرگاه لفظ دامن بے حروف دم باشد یعنی ان باید دمی در میان ما حصل پیوند و اسم امین حاصل شود

۲ هرگاه از بے علمی حروف میم دور شوند اسم علی حاصل شود

۳ چون ان دو رکرد و که رخ سمن است ان با نود اطراف آفتاب که نون و پله موسوده باشد از لفظ صنوبر دور شوند صورت منصور ظاهر گردد۔

۴ هرگاه از لفظ مشاطه سر طره که است دور شود شاه باقی ماند و مشاطه چون نگونسار یعنی مقلوب گردد ہاشم بر آید۔

باسم شعبان

دل سوخت شمع[۱] وار کند سوز دل عیان — دائم که سوزدش چو دل آخر سرزبان

باسم خرم

مارا[۲] ز خمار کشت آن نرگس مست — بنما لب میگون که خمار شکنم

باسم نجم

بکنج مدرسه آن ماه مصر خوان نابین — نهاده گوش بنحو و دوش جام مے بکف
برآن نگار چو کردم سوالش از نے وجام[۳] — بخنده گفت که نے ناقص است جام اجوف

باسم بها

هرچند لب و مے و جام اے ساقی — ذکر لب تو عیش مدام اے ساقی
خواهم که چنان کنم انان لب ها یاد[۴] — کز وے نرسد زبان بکام اے ساقی

باسم بهادر

خواهد ز وصلت بها عاشق غریب — لیکن فتد از دست رقیب تو پس وپیش

---

[۱] هرگاه دل شمع یعنی م و سر زبان یعنی ز دور شود شعبان ظاهر گردد۔
[۲] هرگاه از خمار حروف ما دور شوند و لب میگون یعنی م بدان پیوند خرم حاصل شود۔
[۳] اے نے ناقص است یعنی یاے تحتانی ندارد و جام اجوف یعنی از الف خالی است۔ درین صورت نجم حاصل شد۔
[۴] در لفظ بها حرفے که از دو بکام میرسد لام است هرگاه لام دور شود اسم بها بظهور آید۔

باسم نعمت

اے[1] که شب وصل بنهایت رسید   روز تنعم[2] به نهایت رسید

باسم عماد

بست[3] من آه عقل و صبر و جان زد   چو عمد[4] او دامن خود درمیان زد

باسم لطف

آن طفل[5] بد خو ہر گہم بیند بگرد کوئے خود   از بہر محرومی من دامن کشد بر روئے[6] خود

باسم محمد

خم[7] چو نگون گشت یکے قطرہ نریخت   ہوش زبد ہوش محبت گریخت

باسم سلام

بود[8] در روئے تو گل موئے تو سنبل   نہد سر سنبلت بر دامن گل

باسم احمد

چو[9] خوانی مطلع سبع الثانی   بدانی نام او بحرف ثانی

---

۱ ہرگاہ روز از تنعم کہ تائے فوقانی باشد باخر رسد اسم نعمت ظہور یابد۔

۲ ظ مراست کہ دامن عمد یعنی الف ہرگاہ درمیان عمد آمد عماد گردد۔

۳ ظ مراست کہ دامن طفل یعنی لام ہرگاہ بر روئے طفل رسد آن آمد اسم لطف ظاہر گردد۔

۴ لفظ خم ہرگاہ نگون گردد [illegible] استہ [illegible] گرداند [illegible] نہد و لفظ ہوش چون از ہوش خالی بود [illegible] اسم محمد [illegible] یابد۔

۵ سر سنبل سین است و دامن گل لام پس ہرگاہ سین بر حرف لام داخل شود سلام گردد

۶ ہرگاہ سبع الثانی یعنی الحمد [illegible] حرف ثانی [illegible] بدون لام [illegible] اسم احمد [illegible] حاصل [illegible]

باسم مولی

[1] کشیدیم از خموشی لب چو دندان — لب شیرین او شد گوهرافشان

باسم نور

[2] بود نامست زبان را مایه سور — مگر گفتمش نور علی نور

باسم تاج

[3] دلم در مهر دو عالم جان گشت — بیا بنشین که او ما دات گشت

باسم امین

[4] دعا کردیم بشنید آن الهی مجید — ز قول سامعان آن مدح مجید

باسم حسن

[5] این گوهر تا گفت چون نیستی دیوانه — سر بر زند سرو در روز بی زمین بنا

باسم خسرو

[6] از درخت گل اگر به شوند بوید تو — قدر شاگرد گفتن توان باشد خسرو

---

[1] لب خموشی که [illegible] سا [illegible] لب شیرین یعنی [illegible] چون گوهرافشان گردد — یعنی [illegible] صورت [illegible] آید
[2] [illegible] نور علی نور [illegible]
[3] [illegible] مقلوب گردد تا تاج [illegible] حاصل آید
[4] [illegible] امین [illegible] حسن [illegible]
[5] [illegible]
[6] [illegible] خسرو گردد

باسم حسن

ناطقی[1] از غم حسودان شمع وصل افروختی — بشنو دلہائے ایشان از حسرت سوختی

باسم بہلول

گفتم[2] بہول نام تو گفتی بپیان نام — گو حرفے از بہم کہ زبانت رسد بکام

باسم علی

آنکہ[3] در عالم زفتحے بہرہ یافت — پیش روئے یار ما خواہد شتافت

باسم مزید

مزید[4] عشق را آزمائے ست در دل — بہفتش صعب و گفتن نیز مشکل

باسم علی

بیدلی[5] راکش ہوائے سرو قدے در سراست — مثلے از عرعر بجائے بید بیدن خوشتر است

باسم سلمان

آن[6] غمزۂ شوخ و ابروان پیوستہ — تیرے پے قتلم بکمان پیوستہ
چون من ز پئے نام تو سامان جویم — تنہا نہمان قد و دہان پیوستہ

---

[1] سوختن دلہائے حسودان کنایہ از سقوط و او دوال است و در این صورت حسن باقی ماند۔
[2] ہرگاہ یک حرف از لفظ لب کہ لام باشد بہول در آید بہلول گردد۔
[3] ہرگاہ ہ در لفظ عالم بمعنی حروف مار روئے یار یعنی تحتانی پیوند و صلی بحصول انجامد۔
[4] ہرگاہ دل در لفظ مزید کہ تہملہ باشد از آئے نقطہ وار بود مزید گردد۔
[5] ہرگاہ بجائے بید در لفظ بیدل شاخے از عرعر کہ بقیاس قرینہ عین مہملہ باشد داخل کردہ شود اسم علی بوقوع آید۔
[6] اسم مطلوب لفظ سامان است و از قد و دہان باعتبار تشبیہ الف میم مراد است پس ہرگاہ الف و میم بہ سامان پیوند و سلمان پدید آید۔

باسم سعدی

در سعی[1] بکوئے تو قدم سود دلم — تا خاک درت نشد نیاسود دلم

باسم بہا

بوسه[2] نداده بها جوئی بنجست — آنچه می جوئی بجو کان نام تست

باسم بابر

بابر[3] دیده دیدم خون ہمی ریخت — نوشتم نام تو بالائے دیده

شاہ بابر

دوشینه[4] من شیفته دل کم خفتم — وز گریه هزار در بیکدم سفتم
آن مه که رساندم ز غمش آه بابر — شد شاه چو نام خویش بیغم گفتم

باسم شجاع

چون[5] نشب پا شده آمد شکل بالا افکنم — ریختم صد گوهر سیراب بپایش بچشم

باسم سید

جه[6] رانی وودم از کوئے خود آه دوست — مرا رہے نما سوئے خود آه دوست

له ماده اسم مطلوب سعی است هرگاه به لفظ دل قدم نهد که لام است در رسا زود دال سعی مانده آن دال داخل لفظ سعی کرده شود پس اسم سعدی حاصل آید (۲) صریح است که لفظ و سپ چو بنده بها است (۳) بالائے لفظ دیده صورت بابر ظاهر است (۴) اگر از الفاظ غمش آه با بر غم زد ترکیب شاه بابر باقی ماند (۵) لفظ پاسی را تحلیل نموده یعنی چون پا یک لفظ شب گرفته ست شد شجیم سی گرفته شج حاصل گشت و از شکل بالا الف بحصول پیوست یعنی باشد و از چشم عین سعی خواسته در یک صورت اسم شجاع صورت گرفت (۶) لفظ سے تحلیل نموده ترکیب مرا رہے نما لیفه را لفظ مرا را تبدیل کن ماۓ سیه آمین به شد و از او باعتبار عدد میم یاء لفظ سی حاصل شد و از لفظ سوئے خود دال اراده کرده پس اسم سید بحصول پیوست.

باسم مبارک

مگر کردند بو آن گیسوان را   که نافِ مشکبار است آهوان را

باسم زین الدین

دلِ زاهد ز حالِ دین حزین است   که چشمت بر سرِ تاراجِ دین است

باسم عطا

نشانه از خنده آن لعلِ گهربار   ز گنجِ دیده ام در نگون سار

باسم شجاع

شب آن شمع دل از صد غصه پرداخت   که ره نمود و چار چشم من ساخت

باسم عیسیٰ

چو بینی صورتِ عیشی بهشتا   ازان نام خوشت گردد هویدا

سلہ ناف کلمهٔ مشک که کنایه از شین معجمه است بلفظ بار نمود یعنی بجائے شین لفظ بار آورند اسم مبارک بحصول پیوست
سلہ کلمهٔ حزین تحلیل یافته را این بهم رسیده از حال دین رح زین ست یعنی از حال دین حاے مفتوح با زین تبدیل یافته
و درین صورت اسم زین الدین بظهور آمد سلہ کلمهٔ دیده دال مسمی است دال از دعطا رد باعتبار تحریر اہل تجیم خواسته پس
هرگاه از عطارد در نگونسار کرده باشد و در شود اسم عطا بحصول انجامد سلہ هرگاه شمع رخ نماید از رخ آن شین
حاصل آید و چون لفظ چار چشم که باعتبار ترادف عین حبشے را واسته اگر دا اسم شجاع هویدا آید
سلہ ظاهر است که صورت عیشی و عیسیٰ یک است۔

باسم حسن

چو بستم صورت آن لبهائے خندان   نمود حسنے در تبسم شکل دندان

سلہ لبهائے خندان خاؤ نون است وصورت او حسن است هرگاه شکل دندان باعتبار شبیه از عبارت
از سین است در حسن آید - صورت حسن جلوه نماید -

باسم عثمان

پئے[1] نام خود آن خورشید انوار — نمود از ہم دو انگشت نگونسار

باسم علا

بود[2] چشمت بلائے جانم اید وست — خلاصی زین بلا نتوانم اید وست

اسم احمد

کنار[3] آب لب حوض و پائے بید خوش است — بشرط آنکہ بود درمیان رخ محبوب

باسم علی

صبحے[4] بخواب بودم ناگاہ دلبر آمد — گفتا مرا کہ کن خورشید بر سر آمد

باسم عالم

سوخت[5] دل زار من آنچہ او چند بار — بر الم من نشست ہیچ آگہ نگار

باسم سراج

دل[6] را بود کہ آہ پیاد فنا دید — تا جان بخود از دل آشفتہ وا رہید

[1] از خورشید عین مستعمل مراد است و ہر گاہ در انگشت نگونسار از ہم بکشاید رقم ہشت پیدا شود بدین صورت ۸ و از دو نقطہ شان حاصل آید۔ پس اسم عثمان صورت گیرد۔ [2] چشم کہ از وعین مستعمل مراد است ہر گاہ با لفظ لا پیوند دعلا شود [3] کنار آب کنایہ از الف و لب حوض کنایہ از حا و حطی و پائے بید کنایہ از دال مہملہ است پس ہر گاہ حروث مذکورہ بمثال جمع شوند در میان ایشان میم داخل کردہ آید۔ اسم احمد بظہور انجامد [4] لفظ مرا مرادف بے است بکسر لام و سکون یا و خورشید مراد عین واز عین مراد عین است پس ہر گاہ بر لفظ لی عین مستعمل آید علی بحصول پیوندد۔

[5] ہر گاہ دل زار کہ الف دست بسوزد از نالہ او زر با ستنا د و از وقت عین یعنی مراد است چون عین جملہ نوآید اسم عالم صورت ظہور یابد۔ [6] از لفظ جان باعتبار زاد فت روح مراد است از یکے افسر دو از دوم تاج و ہر گاہ ہر دو بخود شوند یعنی تاج سر تاج را افسر بے افسر گرد و فرح مانند و فرح از دل آشفتہ کہ خانست چون وا رہید یعنی خالی شود سراج بحصول انجامد۔

باسم عنایت

دلاؔ آن گل بدست دیگران است[1] چو بلبل نالہا بہر آن است

باسم بہرام

ساقی تو نیاز ما پذیری چہ شود[2] انعام ز ما باز نگیری چہ شود
بر خاک رہیم بہر جاے دریاب دانی کہ جز این دستگیری چہ شود

باسم نوح

یار لیلی صفتم چون سفر بیرون شد[3] سوخت از غم دل مجروح من محزون شد

باسم امام

آن مہ کہ بجان بود برابر ہمہ را[4] فریاد کہ راند دور از ان رہ ہمہ را
اے محرم بزم سوختہ دل ما مے بین از دور و نام می بر ہمہ جا

باسم قاسم

یک بانگ کلاغ دہیم گنجد[5] نام بت من درین نگنجد

---

[1] بلبل گفتہ و ہزار خواستہ از ہزار عین گرفتہ و چون عین صورت عین است و لفظ نالہا یعنی تا برآ نیز است و لفظ بہت ہم بہر اوست۔ عنایت شدہ پس اسم عنایت حاصل آمد۔
[2] خاک رہیم گفتہ و میم مسمے خواستہ در میم لفظ بہر جا دریابی اے متصل کنی بہر جام شود و از ین محصول بانی کوتہ زاید است یعنی حاجت جیم مسمے انیست پس در اگر گیری چہ شود یعنی ہیچ قباحت نیست لہذا اسم بہرام بحصول انجامد
[3] ہر گاہ دل مجروح یعنی رلسے مسمے سوخت مجروح ماند و ح نون شد یعنی ح از مجروح بنون مسمے تبدیل یافت درین صورت اسم نوح بحصول پیوست۔ [4] از بین لفظ باز کہ از او لفظ بین باعتبار ترادف خواستہ چون دور شود دی ماند و این حروف را اگر نام بر ہمہ این عبارت شود یا یا یا بین ازین ہر دو یا باعتبار ترادف دو بار لفظ وم پیدا گشت درین صورت اسم امام بحصول پیوست۔ [5] مشہور است کہ گنجد زاغ قاست و از نیم گنجید باعتبار لفظ نیم مراد است۔ درین صورت قاسم بحصول انجامد

باسم شمس

نوشتم بر رخ مه نام جانان ۱ه ۔ شود چون صفحهٔ سیمش پر افشان

باسم قباد

دید رویت جان ز غم فرسود و فغان برکشید ۲ه ۔ سوخت دل چون آن دل آشفته ام زلفت دید

باسم اسد

دو چشم یار چون ابر بهاران ۳ه ۔ ز قتل عاقبت شد اشکباران

باسم عصمت

نوشتش چون برگرفته کاسه سیم از زمین ۴ه ۔ کرده از همت دیده خویشتن را جانشین

باسم جنید

آدمی زاده را وفائے نیست ۵ه ۔ دست در دامن پری زده ام

باسم الله عزّ و جلّ

نام حق پیوسته اندر جان ماست ۶ه ۔ درد بے پایانش دلها را دواست

۱ه لفظ شمس تحلیل یافته میگوید که چون صفحهٔ سیمش پر افشان شود یعنی اول صفحهٔ سیم که سین است در افشان شود یعنی نقطها یافته و لفظ مش در افشان شود یعنی نقطها یافته شود و در نهایه درین صورت اسم شمس [illegible] گردد ۔
۲ه دل آشفته که قاف است و ام که مترادف باست [illegible] سوخته بدین صورت که اول لفظ [illegible] [illegible]

باسم حسین

سه نازنینان را بران و رشد مقام ‌‌‌ ‌‌‌ که از اول ماه آن مه شد تمام

باسم زکی

سه ایا سیارهٔ چرخ از شما کیست ‌‌‌ ‌‌‌ که صد ره در جهان خونابه گریست

باسم یار بیگ

سه اگر خواهی ز دو دم گردی آگاه ‌‌‌ ‌‌‌ دو حرف از راز من دریاب آگاه

باسم جنید

سه بنال از درد ای سنی در جدائی ‌‌‌ ‌‌‌ که یار همدم و همدرد نائی

باسم ادریس

سه بیابد ای فلک کار زهره ‌‌‌ ‌‌‌ مرا خود هست او یار زهره

باسم جابر

سه نگردی گوش یکحرف ای ستمگار ‌‌‌ ‌‌‌ ز جان خسته و دلهای بیمار

سه اول باختیار حسن باشد است و از بهر حسن باعتبار اصطلاح حسابان گرفته تمام شود کلمه یعنی حسین اسم گشته [illegible] صورت اسم حسین حاصل آید سه از سیارهٔ چرخ صفت مراد است و از [illegible] باعتبار زحل [illegible] از شما کیست لفظ [illegible] تحلیل شود [illegible] از شما کیست یعنی لفظ کی با شما متصل است پس زکی حاصل شد سه از دو حرف اشارت [illegible] است [illegible] اول یک حرف [illegible] است در لفظ [illegible] دوم صورت یار شد و حرف دوم از راز که الف است دریاب یعنی از الف باعتبار [illegible] پس یار بیگ [illegible] سه لفظ جدائی تحلیل یافته [illegible] در لفظ جدائی یعنی [illegible] صورت اسم جنید [illegible] سه لفظ [illegible] حاصل آید [illegible] اسم ادریس [illegible] سه [illegible] یک حرف [illegible] یعنی [illegible] اسم [illegible] جابر [illegible]

باسم مونس

له بود مجنون اسیر مهر جانان ... گذشت از سر و دل و از سر جان

باسم مراد

ئه فدا کردن نیارم جان بپیشت ... متاع قلب دارم جان بپیشت

باسم برهان

ته شدم روزی بکوی آن دل افروز ... دلم از پا در آمد در همان روز

باسم علاء

ئه اگر لبهای لعل آن مه کشاید ... بخنده دل ز مشتاقان رباید

باسم قطب

ثه شبی که خیال دل خام گرفت ... آسان نتوان ز میوه اش کام گرفت
یک نیمه گزیدم از کنار لبش ... دل زان حرکت کرد اشنت اسم گرفت

له چون مجنون از سر دل خود کنون است و از سر جان که خیم است بگذرد مونس شد و از اسیر مهر کنایه است بحصول میم مسمای که اهل تنجیم علامت شمس میگویند درین صورت اسم مونس بحصول انجامید.
ئه ظاهر است که دارم هرگاه مقلوب گردد مراد گردد و ته دل گفته و بال خواسته و لفظ بال چون از پا
رآید - ته شدم یعنی بایدد از پای کسی مراد باشد و لفظ همان تحلیل شده پس روز که از وباعتبار مرادف نهار
مراد است هرگاه در هم شود اسم لبعض برگردد همان بحصول آید - درین صورت بیابی محصله اسم برهان ترتیب
یابد - ئه لبهای لفظ لعل و دو لام است میگوید مه دو را کشاید یعنی اول یک لعل کشاید یعنی دور کند علی ماند و لب
دیگر کشاید هم ملتزم کند علی گردد و دل مشتاقان ربایند یعنی بقیام حروف الف حاصل کند درین صورت اسم علاء بحصول
انجامید - ثه ... ربه ... قطب ... از ... تصحیف ... مراد ... قطب ... اسم قطب بظهور آمد

باسم ایاز

زایام آ دل محزون تو آخر[1] | شوی آیا سبک زبار خاطر

باسم شرف

شدہ شفرہ نام لب چو لب یکبار[2] | یافت دل یکبارگی تخفیف از ان صد گونہ بار

باسم روح

ز ذرہ خویش را بیقدر تر دید[3] | چو خور بار دیگر تو سنجیدہ گردید

باسم نجم

نجم رویت کند تصویر جانم[4] | ولے آخر نیاید بر زبانم

باسم میر جان

چو ساقی آتش دل بر فروزد[5] | بہ ہر جانب خود را بسوزد

باسم ساحر

اے عزیزان یوسف من تو[6] | دل زدست ستم برد آخر صورتش

سلہ از لفظ ایام دل محزون کہ ز است آخر آید یعنی میم فتد دل باقی ماند کہ بے ایاز شود و سبک ز بار شدن کنایہ بتخفیف تشدید است۔ و بصورت اسم ایاز بظہور آید۔ سلہ لب شفرہ شین ز بہ ازتیم است و یکبارگی دور کند۔ پس شرف ماند و از تخفیف یافتن دل شرف عبارت از رفع تشدید است دریں صورت اسم شرف بحصول انجامد۔ سلہ چون خود حروا بار و سنجیدہ گشتن اشارت است لفظ ار شدن خورشید با واو معروف کہ از دید لفظ نمی آید۔ و گردید۔ ای مقلوب شد پس اسم روح بحصول پیوست سلہ لفظ عمر را کہ تصویر کند یعنی باعتبار تصحیف وضع صورتش مراد باشد عمر و شد و آخر یکمد او است یعنی زبان نیاید اسم نجم بحصول انجامد۔ سلہ از ہر جانب چون حرف ہر طرف سوختہ است و در تنوبہ و جان ماند و لفظ می بہ دو پیوند و ترکیب اسم میرجان صورت بندد۔ سلہ دل لفظ دست سین است و آخر یک صورتش [illegible] و درین صورت ترکیب اسم ساحر ظاہر۔

باسم محسن

۱ چو خورشید از دم صبح آن رخ زیبا فروزی — همه دلهائے مجروح آنها از حسن ازل سوزی

باسم حسن

۲ گر در آید از دم آن آفتاب — گوشهائے مخنتم نبود خراب

باسم جان

۳ ثانی آن جوان نے بینم — هیچ او در جهان نے بینم

باسم خیام

۴ چیزے نماند در رۂ آن شیخ باده را — جز گوشه رو که کند صاف باده را

باسم عادل

۵ آنکه چشمش جائے راست شیدا کرده است — در میان چشم و دل سرو قدش جا کرده است

---

۱ هرگاه دلہائے مجروح سوخته شوند۔ مجح ماند حسن ازل عبارت است۔ از نبودن حرف اول حسن پس چون اول شن نباشد بحسن ماند۔ درین صورت محسن بظهور آید۔

۲ گوشهائے کلمه مخنت که میم و تا ست چون نبود۔ یعنی دور شود حسن ماند دور آید از درون آن آفتاب عبارت است از آمدن سین ستا که علامت رقم شمس است در میان حسن درین صورت اسم حسن جلوه ظهور گردید۔

۳ ثانی لفظ جوان که یا او باشد هرگاه ندیده شود۔ جان بحصول انجامد۔

۴ چیزے با عتبار مرادف شی پس هرگاه لفظ شی از شیخ دور شود خا ماند و از گوشه رو الف استقاط است۔ واز باده مرادف او یعنی مے مراد است پس مے را وصاف کند۔ یعنی یا بالسے ما و

میم با لیکشن جا گیرد و اسم خیام بطور انجام پذیرد ۵ بدنیم مرکبیں معانی آنہ بچاہ دیار عین و دل یعنی الف در آید عادل گردد

باسم واسع

شب[1] سر وصل آن سہی بود مرا — شمع دل سوخته از گریه بیا سود مرا

باسم خلیل

رخش[2] را خط مشکین در نقابے — بشب دیدیم روئے آفتابے

باسم زاہد

عشاق[3] یکجہت را ہرگز نشد دل اینجا — زہاد را دو دل بود کشتند زیر و بالا

باسم جانی

اے[4] جوانی که درین عصر نداری ثانی — یوسف مملکت حسنی و ما را جانی

باسم ہرمز

خود[5] را سر عدو بینا یارب چو لیسته بیند — مغز افتد از میانش خود را شکسته بیند

---

[1] سر وصل واؤ است و از سر سہی مراد الف پس ہرگاه واؤ و الف با شمع خالی از میم پیوندد یعنی بتصحیف شمع واسع ظہور گیرد۔

[2] از شب باعتبار ترادف لیل و از آفتاب خورشید مراد است۔ پس ہرگاه سر خورشید که خا معجمه باشد بر لیل آید۔ اسم خلیل رو نماید

[3] ظاہر است که چون دو دل زہاد که زا و الف است زیر و بالا شود یعنی گردد زاہد بحصول انجامد

[4] ماده اسم مقصود که جانی است لفظ جوانی است بے واؤ که حرف ثانی است۔

[5] یعنی مغز از میان عدو که عین است بیفتد شود و از عین ہر دو حرف الف ستہ و از ہر دو چون مغز شکسته صورت یابد بیگوید۔ خود را شکسته بیند یعنی مغز را شکسته بیند۔ در ہر دو صورت ہر دو را یابد۔ و اسم ہرمز ترتیب یابد۔

باسم شیخ احمد

١؎ بگوشۂ میکده گفتند یکحرف از لب تو گویا — کسے در خم ز سر بیرون شد و خم ورفتار از پا

باسم علی

٢؎ چشم بگشا زلف بشکن جان من — بهر تسکین دل بریان من

باسم شاه

٣؎ هر که سحر ز شوق عشق تو سوخت — تا لبها رساند لبها سوخت

باسم حسام

٤؎ از حسن بے صد تو اے نازنین شمائل — عاقل شده است مجنون مجنون شده است عاقل

تمام شد ١٠٦٩

١؎ یک حرف از لب یعنی از شفت که مراد از دوست گفتند شین شما حاصل شد و لفظ گویا تحلیل شده یعنی یائے شما را اسم با او ملکوتی شد۔ وکسے در خم ز سر بیرون شد یعنی راح بے سر که لفظ اح است در خم شد شیخ اخم گردید۔ و خم باعتبار ترادف که دن است از پا افتاده یعنی نون ساقط شد دال میمے باقی ماند پس اسم شیخ احمد ترتیب یافت ٢؎ از چشم باعتبار ترادف عین میمے واز بگشا اهمل ترادف مراد از امر فتح دادن عین واز الف باعتبار تشبیه لام مستفاد است۔ و بشکن بعمل ترادف امر کسر دادن لام است۔ و تسکین دل بریان عبارت از سکون تحتانی است و این صورت اسم علی منجلی گردد ٣؎ هر که ز شوق لفظ شین مسے گردد و تا لبها رسانده است تا لبها شد۔ پس لبها سوخت یعنی لفظ لب از میان رفت و طرفین او که تا و الف باشد در شد آه باقی ماند با اتصال شین بحصوله اسم شاه بحصول پیوندد ٤؎ از حسن بے صد یعنی بے نون حس حاصل شد و عاقل مجنون شد یعنی سقل گشت الف سے باقی ماند و مجنون عاقل شد یعنی بے جنون گشت میم سے باقی ماند در پیا صورت حسا الف اسم با هم اتصال یافته اسم حسام حاصل شد

[illegible] لاہور

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	فیض الرحمن فی [illegible]	[illegible]
،، دوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تسہیل القرآن	[illegible]
،، سوم	[illegible]	تکمیل [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
،، چہارم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رسالہ [illegible]	[illegible]
،، پنجم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
،، ششم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
،، ہفتم	[illegible]	کلید صنعت	[illegible]	تاریخ ایران قدیم	[illegible]
،، ہشتم	[illegible]	حصہ اول	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیانت	[illegible]	گنجینہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	فوائد [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روشنائی	10	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آتش بازی	12	رسالہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تاریخ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	سلطان [illegible]	[illegible]	مفتاح [illegible]	[illegible]

Second title column (read from the top; each entry's row in the table above is uncertain): حیات [illegible] — ذکر [illegible] — تاریخ [illegible] عثمان — حضرت ابو بکر صدیق — حضرت عمر — تاریخ الجزائر — تاریخ افغانستان — حالات ایران — سفرنامہ [illegible] — [illegible] — [illegible] — [illegible] — الاقتصادی [illegible] — [illegible] — [illegible] بیانات — مذاہب [illegible] — معلومات القرآن 10 — تاریخ [illegible] اسلام 12

ملنے کا پتہ [illegible] کارخانہ [illegible] لاہور